رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

پیشگی چندہ
ہندوستان۔ سماوٹین۔ عام طبقہ ۔ شش ماہی
ممالک غیر ۔ ۔ ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقتباسات!

خدا کے عذاب کیوں آرہے ہیں؟

اخبار تنظیم روپڑ مورخہ ۵ رجون میں مندرجہ ذیل مضمون شائع ہوا ہے جو مسلمانوں کیلئے عبرتناک ہے۔ (ایڈیٹر)

سرخ آندھی

"تم اخباروں میں روز اس قسم کی خبریں پڑھتے ہو کہ فلاں شہر کو زلزلہ نے تباہ و برباد کر دیا۔ ہزاروں لوگ لقمہ اجل ہوئے۔ ہزاروں خانماں خراب ہو گئے۔ اور ہزاروں بچے یتیم اور ہزاروں عورتیں بیوہ و لاوارث ہو گئیں۔ اسی طرح فلاں قریہ میں سیلاب آیا۔ اور ہزاروں نفوس کو بہالے گیا۔ فلاں جگہ طوفان آیا۔ اور ہزاروں آدمی موت کی نیند سو گئے۔ اسی طرح فلاں مقام پر سرخ آندھی آئی۔ اور ہزاروں درخت جڑوں سے اکھڑ ہو گئے۔ ہزاروں مکانوں کے چھپر اڑ گئے ہزاروں راہگیر موت کے گھاٹ اتر گئے۔ مگر تم کو معلوم ہے کہ یہ عذاب ربانی کیوں نازل ہوتے ہیں؟ سنو! یہ عذاب محض ہماری شامتِ اعمال کا باعث ہیں۔ یہ عذاب نتیجہ ہیں ہمارے ظلم و عدوان۔ کفر و شرک۔ جہل و غفلت اور بددیانتی و بدکرداری کا۔ یہ عذاب انجام ہیں ہمارے حد عبودیت اور حد انسانیت کو توڑنے کا۔ اور یہ عذاب تالہ ہیں کسی بے کس مظلوم اور بینوا ستم رسیدہ کی زلزلہ ناک آہوں اور طوفان خیز نالوں کا۔ یہ عذاب عبرت و موعظت ہیں ان لوگوں کے لئے جن کے قلوب و اذہان پر شیطان کی حکومت ہے۔ جو گناہ کو ثواب سمجھ رہے ہیں۔ اور جو خدا کی یاد سے غافل ہو گئے ہیں۔ یہ عذاب عام ہوتے ہیں۔ جن کی آغوش ہلاکت میں بچے بوڑھے۔ جوان۔ نیک اور بد۔ چرند۔ پرند سب آجاتے ہیں۔

یہ الفاظ جس واقعہ سے متاثر ہو کر معرض تحریر میں لائے جا رہے ہیں۔ وہ کل بروز سہ شنبہ مورخہ ۲ رجون بوقت تقریباً سات بجکر پندرہ منٹ شام کی سرخ آندھی کا واقعہ ہے۔ جبکہ راقم الحروف بمعہ اپنے برادرِ خورد حافظ محمد احمد اپنے گھر واقعہ کٹڑہ مہاں سنگھ سے نواں کوٹ کی طرف براستہ میدان قلعہ گوبند گڑھ جا رہا تھا۔ اسی میدان میں فتح شاہ بخاری شاکر شاہ وغیرہ کے مزارات ہیں۔ جن کی ہزاروں مشرک مسلمان مرد اور عورتیں پوجا کرتے ہیں۔ چنانچہ سرخ آندھی کا عبرت ناک عذاب نازل ہونے کے وقت برقعہ پوش عورتیں حسب معمول ان مزارات کی پوجا پاٹ میں مشغول دیکھی گئیں۔ ان کے ساتھ مرد بھی تھے۔ چند مجاور اپنے معمول کے مطابق قبروں پر روشنی کرنے کے لئے چراغوں میں تیل ڈال رہے تھے۔ میں اپنے ساتھی سے ان لوگوں کے جہل شرک اور قبر پرستی کے متعلق تبادلۂ خیالات کرتا ہوا جا رہا تھا۔ کہ شمال مشرق کی طرف سے غبار اڑتا ہوا نظر آیا۔ مطلع اگرچہ کئی دنوں سے غبار آلود تھا۔ لیکن کل بہت مکدر اور گہرا تھا۔ غرض اس طوفان گرد و غبار نے آن کی آن میں ہمارے قدموں کو چلنے سے روک لیا۔ اور ہم وہیں بیٹھ گئے۔ "جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو" استغفر اللہ من کل ذنب واتوب الیہ کا وظیفہ شروع کر دیا۔ آخر گرد و غبار کی شدت سے ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔ دم گھٹنے لگا۔ آنکھیں بند ہو گئیں۔ ایک دوسرے کی نظر سے اوجھل ہو گئے۔ الامان۔

یہ سرخ آندھی تقریباً پندرہ منٹ تک امرت سر شہر پر چلتی رہی۔ آخر خدائے قدوس کی رحمت کے بادلوں نے بوندا باندی شروع کی۔ جس سے غبار بیٹھ گیا۔ روشنی ہو گئی۔ اور ہم رومال سے چہرے صاف کرتے ہوئے اور خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے نواں کوٹ پہنچ گئے۔ الحمد للہ کہ وضو کر کے ہم نماز مغرب کی پہلی رکعت میں شامل ہو گئے۔ نماز کے بعد محترم مولانا حافظ محمد حسین صاحب کیرلوپری کا نیاز حاصل کیا۔ اور ضروری گفتگو کرنے کے بعد واپس ہوئے۔

مجھ کو اپنی چوبیس سالہ عمر میں ایسی سرخ آندھی دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلائے۔ ہمارے گناہ معاف فرمائے اور ہم کو اپنے حفظ و امن میں رکھے۔ آمین۔ (تنظیم)

آریہ سماج کی روز افزوں تنزلی

آریہ ویر لاہور لکھتا ہے کہ آریہ سماج کے نوجوان آریہ دھرم سے بیزار ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں۔

"آریہ سماج کے بزرگوں نے سب سے بڑی غلطی یہ کی کہ انہوں نے دوسروں کے سدھار کیلئے تو بڑا تین کیا۔ اپنا دھن۔ اپنا وقت اپنا تن اپنا من سب کچھ ارپن کر دیا۔ مگر اپنے گھر کی بالکل سدھ نہ لی۔ آریہ سماج کو اپنی بیٹھک کا دھرم بنائے رکھا۔ مگر اپنے گھر میں آریہ سماج کا آواز نہ پہنچایا۔ یہی وجہ ہوئی کہ وہ پنڈت گوردت ایم۔ اے جو سنسار بھر کو ویدک دھرم کی دعوت دینے والا تھا اپنی استری کے خیالات میں تبدیلی نہ کر سکا اس نے اپنے گھر کا کبھی خیال تک نہ کیا۔ غرضیکہ پنڈت گوردت کے آریہ جیون کا اثر نہ تو آپ کی دھرم پتنی پر پڑا۔ اور نہ آپ کے پتر مہاشہ سدانند ایم۔ ایس۔ سی پر۔ وہ ملتان میں گورنمنٹ کالج کے وائس پرنسپل ہیں مگر آریہ سماج سے انہیں کوئی خاص پریم نہیں۔

یہ تو میں نے نمونہ کے طور پر ایک مثال پیش کی ہے۔ مگر ایسی صدہا مثالیں موجود ہیں۔ جن سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ باپ پچیس پچیس سال آریہ سماج میں کام کرتے رہے۔ لیکن اپنے فرزند اور کنبہ پر آریہ سماج کا ذرا بھی اثر نہ ڈال سکے۔ اس لئے آریہ سماج کیلئے یہ بڑا بھاری خطرہ ہے مگر ایک آریہ سماجی کے گھر لڑکا پیدا ہو تو اسے ۵ فیصدی بھی امید نہیں ہے کہ اس کا لڑکا آریہ سماج کے لئے اضافہ ہوا۔ دور کیوں جائیں۔ پنڈت برجناتھ سابق سکرٹری آریہ سماج میلسی ممبری ایک دوست تھے۔ آپ کے اندر آریہ سماج

۴ کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ دن رات انہیں آریہ سماج کی لگن تھی۔ مگر اسی جب میں لائل پور گیا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ان کا پتر سناتن دھرم سبھا کا پرچارک ہے۔ اور آریہ سماج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

جلد ۲۱ ❖ قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ رجون ۱۹۳۶ء نمبر ۱۱

پیغامی مشن!

شملوی غیر مبائع کے مُطالبہ کا ایفاء!

(۶)

(از ماسٹر محمد علی صاحب اظہر)

چہارم - بالفرض ہم تسلیم کر لیتے ہیں - کہ حقیقۃ الوحی میں بھی ازالہ اوہام اور تحفہ بغداد میں پیش کردہ روائت کو ہی روائت بالمعنیٰ کے طور پر پیش کیا گیا ہے - تب بھی شملوی صاحب کی توجیہ غلط ثابت ہوتی ہے - اصل روائت اپنے بیان ہو چکی ہے - یہاں اس کا ترجمہ بقدر ضرورت ازالہ اوہام سے پیش کیا جاتا ہے -

"اے دوست تمہیں معلوم ہو کہ اللہ جلّ شانہٗ کا کسی بشر کے ساتھ کلام کرنا کبھی روبرو اور ہمکلامی کے رنگ میں ہوتا ہے - اور ایسے افراد جو خدا تعالیٰ کے ہمکلام ہوتے ہیں - وہ خواص انبیاء میں سے ہیں - اور کبھی یہ ہمکلامی کا مرتبہ بعض ایسے مکمل لوگوں کو ملتا ہے - کہ نبی تو نہیں مگر نبیوں کے متبع ہیں - اور جو شخص کثرت سے شرف ہمکلامی کا پاتا ہے - اس کو محدث بولتے ہیں"

اس سے ہر صاحب عقل بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ جب محدث جو متبع ہے کثرت سے شرف ہمکلامی پاتا ہے - تو نبی جو متبوع ہے - وہ اس سے بھی زیادہ کثرت سے شرف ہمکلامی کیوں نہ پاتا ہوگا - پس نبی کا محدث سے بطریق اولیٰ کثرت سے شرف ہمکلامی پانا ثابت ہوتا ہے - اور وہ بھی بالمشافہ یعنی روبرو -

پس اسی مفہوم کو مدنظر رکھتے ہوئے چونکہ حضرت اقدسؑ اپنے درجہ کو محدث سے اعلیٰ یعنی نبی کے مقام پر بیان فرما رہے تھے - اس لئے استدلال بالاولیٰ کے رنگ میں اسی روایت کو اپنی نبوت کی تائید میں پیش کر دیا - اور بالمشافہ کلام جو خاصۂ انبیاء ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خدا تعالیٰ نے اکثر فرمایا ہے - چنانچہ حضرت نے فرمایا ہے -

(۱) "جب بار بار دعا کرنے کے وقت خداوند تعالیٰ اس حالت غیوطہ اور ربودگی کو اپنے بندہ پر وارد کر کے اس کی ہر ایک دعا کا اس کو ایک لطیف اور لذیذ کلام میں جواب دیتا ہے - اور ہر ایک استفسار کی حالت میں وہ حقائق اس پر کھولتا ہے جن کا کھلنا انسان کی طاقت سے باہر ہے - تو یہ امر اس کے لئے موجب مزید معرفت اور باعث عرفان کامل ہو جاتا ہے - بندہ کا دعا کرنا اور خدا کا اپنی الوہیت کی تجلی سے ہر ایک دعا کا جواب دینا یہ ایک ایسا امر ہے کہ گویا اسی عالم میں بندہ اپنے خدا کو دیکھ لیتا ہے - اور دونوں عالم اس کے لئے بلا تفاوت یکساں ہو جاتے ہیں - جب بندہ اپنی کسی حاجت کے وقت بار بار اپنے مولا کریم سے کوئی عقدہ پیش آمدہ دریافت کرتا ہے اور عرض حال کے بعد خداوند کریم سے جواب پاتا ہے - اسی طرح جیسے ایک انسان دوسرے انسان کی بات کا جواب دیتا ہے - اور جواب ایسا ہوتا ہے - کہ نہایت فصیح اور لطیف الفاظ میں بلکہ کبھی کسی ایسی زبان میں ہوتا ہے - کہ جس سے وہ بندہ ناآشنا محض ہے - اور کبھی امور غیبیہ پر مشتمل ہوتا ہے کہ جو مخلوق کی طاقتوں سے باہر ہیں - اور کبھی اس کے ذریعہ سے مواہب عظیمہ کی بشارت ملتی ہے اور منازل عالیہ کی خوشخبری سنائی جاتی ہے - اور قرب حضرت باری کی مبارک بادی دی جاتی ہے - اور کبھی دنیوی برکتوں کے بارے میں پیشگوئی ہوتی ہے - ..... فی الحقیقت وہ اپنے خدا کو ایسا ہی شناخت کر لیتا ہے - جیسے کوئی شخص تم میں سے اپنے پکے اور پرانے دوست کو شناخت کرتا ہے - ..... اس الہام کی مثالیں ہمارے پاس بہت ہیں" (براہین احمدیہ بقیہ حاشیہ در حاشیہ ۱ صفحہ ۲۳۶ تا ۲۳۸)

(۲) "اور نیز یاد رہے کہ خدا کے مکالمات ایک خاص برکت اور شوکت اور لذت اپنے اندر رکھتے ہیں - اور چونکہ خدا سمیع و علیم و رحیم ہے - اس لئے وہ اپنے متقی اور راست باز اور وفادار بندوں کو ان کے معروضات کا جواب دیتا ہے - اور یہ سوال و جواب کئی گھنٹوں تک طول پکڑ سکتے ہیں - جب بندہ عجز و نیاز کے رنگ میں ایک سوال کرتا ہے - تو اس کے بعد چند منٹ تک اس پر ایک ربودگی طاری ہو کر اس ربودگی کے پردہ میں اس کو جواب مل جاتا ہے - پھر بعد اس کے بندہ اگر کوئی سوال کرتا ہے - تو پھر دیکھتے دیکھتے اس پر ایک اور ربودگی طاری ہو جاتی ہے - اور بدستور اس کے پردہ میں جواب مل جاتا ہے - اور خدا ایسا کریم اور رحیم اور علیم ہے - کہ اگر ہزار دفعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی ایک بندہ کچھ سوالات کرے تو جواب مل جاتا ہے۔"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۹)

(۳) "سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۲)

چونکہ نبیوں اور رسولوں کو جو نعمت سب سے بڑھ کر دی گئی وہ نبوت ہی ہے۔ اور اسی نعمت کے کامل طور پر ملنے کا اقرار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود کر رہے ہیں۔ اور اس کی کیفیت بھی واضح طور پر بیان فرما دی ہے۔ حالانکہ مجدد صاحب سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے تو صرف شفاء کا لفظ بولا ہے اور بس۔ لہٰذا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی اللہ ہیں نہ محض محدث

شملوی صاحب "اولیاء اللہ کو جب نبی کہا جاتا ہے۔ تو اس سے تمام اہل اللہ کے نزدیک محدث ہی مراد ہوتی ہے۔ جیسا کہ فتوحات مکیہ اور الانسان الکامل میں "انبیاء الاولیاء" کے الفاظ بار بار اولیاء اللہ کی شان میں استعمال کئے گئے ہیں"۔

اظہر۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰت والسلام نے ان اولیاء اللہ سے اپنی شان مبارک کو نمایاں طور پر ممتاز کر کے دکھا دیا ہے۔ مشاہدہ ہوں ارشادات ذیل۔

(۱) "اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے۔ کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے۔ اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطاء نہیں کی گئی۔ اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔

غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔ اور ضرور تھا۔ کہ ایسا ہوتا تا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی۔ کیونکہ اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں۔ وہ بھی اس قدر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پا لیتے تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے۔ تو اس صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا۔ تا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔ وہ پیشگوئی پوری ہو جائے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

اس ارشاد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی اس تزویر و دغا کا تار و پود بکھیر کر رکھ دیا ہے۔

(۲) "جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء تھے۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں تھا۔ اس لئے اگر تمام خلفاء کو نبی کے نام سے پکارا جاتا تو امر ختم نبوت مشتبہ ہو جاتا۔ اور اگر کسی ایک فرد کو بھی نبی کے نام سے نہ پکارا جاتا تو عدم مشابہت کا اعتراض باقی رہ جاتا۔ کیونکہ موسےٰ کے خلفاء نبی ہیں۔ اس لئے حکمت الٰہی نے یہ تقاضاء کیا کہ پہلے بہت سے خلفاء کو برعائت ختم نبوت بھیجا جائے۔ اور ان کا نام نبی نہ رکھا جائے۔ اور یہ مرتبہ ان کو نہ دیا جائے۔ تا ختم نبوت پر یہ نشان ہو۔ پھر آخری خلیفہ یعنے مسیح موعود کو نبی کے نام سے پکارا جائے۔ تا خلافت کے امر میں دونوں سلسلوں کی مشابہت ثابت ہو جائے۔"
(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۴۳)

(۳) "اس امت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا۔ جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔"
(حقیقۃ الوحی۔ حاشیہ صفحہ ۲۸)

اس ارشاد میں بھی دیگر اولیاء امت سے اپنی ذات کو ممتاز فرما کر اپنی نبوت کا اظہار فرمایا ہے نہ کہ ان کی مثل۔

(۴) اپریل ۱۹۰۸ء میں ایک امریکن سیاح حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ اس نے سلسلۂ گفتگو بطور سوال و جواب شروع کیا۔ جس میں سے فریدی اقتباس مندرجہ ذیل ہے۔

سوال۔ "بائیبل میں لکھا ہے کہ آخر زمانے میں جھوٹے نبی آئیں گے۔ تو پھر آپ کے دعویٰ کی سچائی کی کیا دلیل ہے؟

جواب۔ فرمایا۔ بائیبل میں جہاں یہ لکھا ہے کہ جھوٹے نبی آئیں گے وہاں سچے نبی کے آنے کی نفی تو نہیں کی گئی۔ یہ تو نہیں لکھا کہ سچا نہیں آئے گا۔ بلکہ جھوٹے نبیوں کا آنا خود بخود اس امر کی صراحت کرتا ہے کہ ان میں سچا بھی ہوگا۔

سوال۔ آپ نے جو دعویٰ کیا ہے۔ اس کی سچائی کے دلائل کیا ہیں۔

جواب۔ میں کوئی نیا نبی نہیں۔ مجھ سے پہلے سینکڑوں نبی آ چکے ہیں۔ توریت میں جن انبیاء کا ذکر ہے اور آپ ان کو سچا مانتے ہیں۔ جو دلائل ان کی صداقت کے اور ان کو نبی اور خدا کا فرستادہ یقین کرنے کے ہیں وہ آپ پیش کریں۔ انہی دلائل سے میری صداقت کا ثبوت مل جائے گا۔ جن دلائل سے کوئی سچا نبی مانا جا سکتا ہے۔ وہی دلائل میرے صادق ہونے کے ہیں۔ میں بھی منہاج نبوت پر آیا ہوں۔" (الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)

(۵) "دیکھو موجودہ زمانہ میں خدا نے اتنے کثرت سے زبردست نشانات کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے اور ایسے ایسے اسباب مہیا کر دیئے ہیں۔ کہ اگر ایک لاکھ نبی بھی ان نشانات سے اپنی نبوت کا ثبوت کرنا چاہے تو کر سکے۔" (الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)

(۶) "خدا تعالیٰ کی سنت اور قانون قدرت کا اس تعامل سے بھی پتہ لگتا ہے کہ کبھی کسی نبی کی بیوی سے کسی نے شادی نہیں کی۔ ہم کہتے ہیں کہ ان لوگوں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو اعتراض کرتے ہیں۔ کہ ام المؤمنین کیوں کہتے ہو پوچھنا چاہیئے کہ تم بتاؤ۔ جو مسیح موعودؑ تمہارے ذہن میں ہے۔ اور جسے تم سمجھتے ہو کہ وہ آکر نکاح بھی کرے گا۔ کیا اس کی بیوی کو تم ام المؤمنین کہو گے یا نہیں۔ مسلم میں تو مسیح موعودؑ کو نبی ہی کہا گیا ہے۔ اور قرآن شریف میں انبیاء علیہم السلام کی بیویوں کو مومنوں کی مائیں قرار دیا ہے۔" (الحکم ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۱ء)

مندرجہ بالا ارشاد سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضورؑ نے اولیاء امت اور محدثین سے اپنا مقام بہت بالا بیان فرمایا ہے۔ اور انبیاء علیہم السلام کے زمرہ میں اپنے آپ کو شامل فرمایا ہے۔ ان ارشادات کی موجودگی میں حضورؑ کو محض محدث قرار دینا شملوی صاحب کی ناخدا ترسی اور مکر و تدویر پر دال ہے ؛

غیر احمدی مشن

ایک بدزبان غیر احمدی کے اعتراضوں کا جواب

(از ماسٹر علی محمد صاحب اظہر)

غیر احمدی معترض۔ "صاحب بصیرت کے لئے خود خدا نے مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا صاف صاف بیان فرما دیا ہے۔ تنزل علیٰ کل افاک اثیم کے اعداد بحساب ابجد ٹھیک ۱۳۰۰ بنتے ہیں غلام احمد قادیانی کے اعداد بھی پورے ۱۳۰۰ (ازالہ اوہام صفحہ ۱۸۵)

اور مرزا صاحب نے دعویٰ مجددیت بھی پورے ۱۳۰۰ میں کیا۔ اب بتلائیے اس سے بڑھ کر مرزا صاحب کے کذاب اور دجال ہونے کا ثبوت آپ کو کیا چاہیئے۔"

اظہر۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صدق کالشمس فی النصف النہار ہے اور حضورؑ کے صدق کے شواہد ہم نے معترضین کے جوابوں میں بارہا بیان کئے ہیں۔ پس تنزل علیٰ کل افاک اثیم کے مصداق خود معترض صاحب اور اُن کے ہم نوا ہیں۔ بموجب آیت ذیل وکذالک جعلنا لکل نبی عدوا شیطین الانس والجن یوحی بعضھم الیٰ بعض زخرف القول غرورا

ترجمہ۔ اور اسی طرح ہم نے ہر ایک نبی کے واسطے انسانوں اور جنوں میں کے شیطان دشمن بنائے ہیں۔ جن میں سے ایک ایک کی طرف دھوکے کے طور پر چکنی چپڑی باتیں پھونکتا ہے۔

پس آپ بھی ان شیطانوں میں سے ایک شیطان ہیں۔ اور سب شیطان نبی وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن بنکر ایک دوسرے کی طرف نازل ہوتے ہیں۔ اور سُنی سنائی باتیں ایک دوسرے کو القاء کرتے رہتے ہیں۔ چونکہ یہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام چودھویں صدی کے سر پر عین بشارات کے مطابق آیا ہے۔ اس لئے اس کے مقابلے پر تنزل علیٰ کل افاک اثیم کے مصداق بھی کل کے کل موجود ہونے چاہئیں تھے۔ یہ "کل" کا لفظ ہی ظاہر کر رہا ہے۔ کہ نبی وقت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفوں کے متعلق استعمال کیا گیا ہے۔

سو جناب معترض صاحب اس آیت میں آپ کے اور آپ کے کل ہم نواؤں کے متعلق جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلے پر اُٹھے پیشگوئی ہے۔ آپ کی پیش کردہ آیت سے پہلی آیات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کا ذکر ہے۔ اور حضور صلعم کے مقابلے پر شیاطین اور افاک اثیم کا ذکر ہے۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز ہیں۔ اس لئے حضرت اقدس کے ظہور کے موقعہ پر ان کے مقابلے کے لئے جناب اور جناب کے ہم نوا کل افاک اثیم کے بروز پیدا ہوئے ہیں۔

غیر احمدی معترض۔ "رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے مدعیان نبوت کے حق میں فرمایا تھا۔ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی (مشکوٰۃ) میری امت میں زبردست دھوکا دینے والے۔ زبردست جھوٹ بولنے والے تیس ہونگے۔ ان میں سے ہر ایک یہی خیال کریگا کہ وہ اللہ کا نبی ہے۔ حالانکہ میں نبیوں کے ختم کرنیوالا ہوں۔"

اظہر۔ (۱) اس حدیث میں سیکون کا لفظ ہے۔ اور تس مقتوح قریب کے زمانہ استقبال کے لئے بلکہ متصلہ زمانہ استقبال کے واسطے آیا کرتا ہے۔ جیسا کہ ایک دوسری حدیث اس کی تشریح کرتی ہے۔ فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل پر انبیاء کی حکومت اور سیاست تھی۔ جب کبھی ان میں سے کوئی نبی فوت ہو جاتا۔ تو اس کا جانشین بھی نبی ہوتا۔ اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ہاں عنقریب میرے جانشین خلفاء ہوں گے۔ اس حدیث شریف میں لا نبی بعدی کا سیاق وسباق ہی اس کے معنی کو حل کر رہا ہے۔ یعنی جب ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبی فوت ہوتا۔ تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہو جاتا۔ لیکن میرے فوت ہونے کے بعد میرا خلیفہ نبی نہیں ہوگا محض خلفاء کا سلسلہ چلیگا۔ پس سیکون کے لفظ نے ظاہر کر دیا۔ کہ متصل کے زمانۂ استقبال میں کوئی نبی نہ ہوگا۔ خلفاء ہونگے۔

لہذا آپ کی پیش کردہ حدیث میں "سیکون" کا لفظ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ وہ تیس کذاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد متصل کے زمانہ استقبال میں پیدا ہونگے۔ اور اسلامی کتب کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ کذاب زمانۂ مذکور میں پیدا ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ (۱) شرح مسلم لابی مالکی وسنوسی جلد ۲ صفحہ ۲۵۸ مطبوعہ مصر میں جو زمانہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قریباً پانسو سال پہلے کی کتاب ہے۔ لکھا ہے۔ "حدیث قد ظهر صدقه فانه لو عدّ من تنبأ من زمن صلے الله عليه وسلم الى الآن لبلغ هذا العدد ويعرف ذالك من يطالع التواريخ ولولا الاطالة لفعلنا ذالك (ترجمہ) اس حدیث کا مصداق ظاہر ہو چکا ہے۔ کیونکہ آپؐ کے زمانہ سے اب تک اگر نبوت کا جھوٹا دعوے کرنیوالوں کا شمار کیا جائے۔ تو اس تعداد کو پہنچ جاتے ہیں۔ تاریخ سے واقفیت رکھنے والا شخص اسے جانتا ہے۔ اور اگر شرح کے لمبا ہو جانے کا خوف نہ ہوتا تو ہم ان کے نام بھی لکھدیتے۔

(۲) اسی طرح نواب صدیق حسن خان صاحب والئے ریاست بھوپال اپنی کتاب حجج الکرامۃ صفحہ ۳۳۳ میں لکھتے ہیں۔

"در حدیث ابن عمر است سی کذاب۔۔ ودر روائتے از عبداللہ بن عمر نزد طبرانی است بر پائی شود ساعت تا آنکہ بیرون آید هفتاد کذاب و نحو عند ابی یعلیٰ من حدیث انس حافظ ابن حجر گفتہ سندِ ایں ہر دو حدیث ضعیف است۔ اگر ثابت شود محمول باشد بر مبالغہ۔۔۔۔۔۔ نہ بر تحدید۔ پس اخراج کرد۔ احمد از حذیفہ بسندِ جید کہ باشند درامتِ من کذابان دجالان بست و هفت از آنہا چہار زن باشند و من خاتم النبیین ام نیست۔ بعد از من گفت وایں دلالت دارد بر آنکہ روائت ثلاثین بجزم بر طریق جبر کسر است۔ و مویّد او ست روائت بخاری کہ عنقریب گذشتہ بلفظ قریب بہ ثلاثین (ترجمہ) ابن عمر کی حدیث میں تیس کذاب ہیں۔۔۔۔۔ اور عبداللہ بن عمر کی روائت میں طبرانی کے نزدیک ہے۔ کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ ستر کذاب ظاہر نہ ہوں۔ اور ایسا ہی ابی یعلیٰ کے نزدیک انسؓ کی حدیث سے ہے۔ حافظ ابن حجر نے کہا ہے۔ کہ ان ہر دو حدیث کی سند ضعیف ہے۔ اگر ثابت ہو تو مبالغہ پر محمول ہوگی۔ نہ حد بندی پر۔ پس مسند امام احمدؒ حنبل میں عمدہ اور پختہ سند سے بیان ہوا ہے۔ کہ میری امت میں کذاب اور دجال ستائیس ہونگے۔ ان میں سے چار عورتیں ہونگی۔ اور میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد نبی نہیں۔ اور یہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ پختہ طور پر تیس کی روائت محض کسر کو پورا کرنے کے لئے ہے۔ اور اس کی مویّد روایت بخاری ہے۔ جو عنقریب بیان ہو چکی ہے۔ اس لفظ سے کہ تیس کے قریب ہونگے۔

اس بحث کے بعد وہ ان کذابوں کے اسماء تحریر فرما کر لکھتے ہیں۔

"بالجملہ آنچہ آنحضرت صلعم اخبار بوجود دجالین کذابین درامت فرمودہ بود واقع شد۔ وعدد بست و ہفت تمام شد" (حجج الکرامت صفحہ ۳۳۹)

ترجمہ۔ کہ آنحضرت صلعم نے جن دجالین کذابین کے نکلنے کی خبر دی تھی۔ وہ آچکے ہیں۔ اور ستائیس پورے ہو گئے ہیں۔ اور پیشگوئی کا ظہور ہو چکا ہے۔

---

(۳) اس حدیث میں آئیت خاتم النبیین کذابون ثلاثون کے مقابلہ پر ہے۔ اور خاتم کے معنی مہر ہیں۔ اور مہر دو کام کیا کرتی ہے (اوّل) جھوٹوں کی تکذیب (دوم) سچوں کی تصدیق۔ پس اس حدیث میں آیت خاتم النبیین جھوٹوں کی تکذیب کر رہی ہے۔ اور بتا رہی ہے۔ کہ تیس مدعی نبوت جھوٹے ہونگے۔ لیکن سچے مدعی نبوت کے متعلق اس حدیث میں ذکر نہیں۔ وہ اور حدیث میں مذکور ہے۔ (دیکھو مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۴۶۶ باب العلامات بین یدی الساعۃ۔ اور کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۲) ثم یهبط نبی الله عیسٰی واصحابه۔۔۔ فیرعب نبی الله عیسٰی واصحابه ۔۔۔۔۔ ویحصر نبی الله عیسٰی واصحابه۔ اور ایسا ہی بخاری شریف کی ایک حدیث ہے۔ الانبیاء اخوۃ لعلاتٍ امهاتهم شتّٰی ودینهم واحد ولائی اولی الناس بعیسٰی ابن مریم لانه لم یکن بینی وبینه نبی وانه نازلٌ فاذا رایتموه فاعرفوه رجل مربوع الی الحمرۃ والبیاض علیه ثوبان ممصران راسه یقطر ان لم یصبه بلل فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویدعو الناس الی الاسلام فیهلك فی زمنه الملل الا الاسلام وترتع الاسد مع الابل والنمار مع البقر والذئاب مع الغنم وتلعب الصبیان بالحیات فلا تضرهم فیمکث اربعین سنۃ ثم یتوفّٰی ویصلّی علیه المسلمون (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۲ ۲۱۲۸)

ترجمہ۔ انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہوتے ہیں۔ ان کی مائیں تو مختلف ہوتی ہیں۔ اور دین ایک ہوتا ہے۔ اور میں عیسٰی ابن مریم سے سب سے زیادہ تعلق رکھنے والا ہوں۔ کیونکہ اس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اور وہ نازل ہونے والا ہے۔ پس جب اسے دیکھو۔ تو اسے پہچان لو کہ وہ درمیانہ قامت سرخی سفیدی ملا ہوا رنگ زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے۔ اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا۔ گو سر پہ پانی نہ ہی ڈالا ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور وہ صلیب کو توڑے گا۔ اور خنزیر کو قتل کرے گا۔ اور جزیہ ترک کر دیگا۔ اور لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دیگا۔ اس کے زمانہ میں سب مذاہب ہلاک ہو جائیں گے۔ اور صرف اسلام رہ جائے گا۔ اور شیر اونٹوں کے ساتھ اور چیتے گائے بیلوں کے ساتھ اور بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ چرتے پھرینگے۔ اور بچے سانپوں سے کھیلیں گے اور وہ ان کو نقصان نہ دینگے۔ عیسٰے ابن مریم چالیس سال تک رہینگے۔ اور پھر فوت ہو جائیں گے۔ اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے۔

اس حدیث میں صاف طور پر آنے والے عیسٰے کو نبی کہا گیا ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ نبی کہا ہے بلکہ سب نبیوں کی جماعت میں اسے شریک کیا گیا ہے۔

اس بات کا ثبوت کہ یہ حدیث مسیح ناصریؑ کے متعلق نہیں مندرجہ ذیل وجوہات ہیں۔ (ا) حضرت مسیح ناصری سے اولی الناس حضرت یحییٰؑ تھے نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسیحؑ سے چھ سو سال بعد ہوئے ہیں۔ اور حضرت یحییٰؑ خود حضرت مسیحؑ کے زمانہ کے نبی بلکہ استاد پھر خالہ زاد بھائی اور پھر ان کے لئے ایک نشان ایلیاہ نبی کی دوبارہ آمد کے مظہر۔ پس اولی الناس کی دلیل سے تو حضرت مسیح ناصری سے حضرت یحییٰؑ کا تعلق زیادہ ثابت ہوتا ہے۔

(ب) خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم معراج کی رات میں حضرت یحییٰ کو حضرت عیسٰےؑ کے پاس بیٹھا دیکھ بھی چکے ہیں۔

(ج) اس مسیح کا حلیہ آنے والے مسیح یعنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملتا ہے مسیح ناصری سے نہیں ملتا۔

مسیح ناصری کا حلیہ حدیث میں یوں بیان کیا گیا ہے۔ (صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۴۸۰ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۲۶) عن مجاھد عن ابن عمر قال قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم رایت عیسٰے وموسٰے وابراھیم فاما عیسٰے فاحمر جعد عریض الصدر۔ (ترجمہ) مجاہد نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے عیسٰےؑ و موسٰےؑ و ابراہیمؑ کو دیکھا۔ عیسٰے علیہ السلام سرخ رنگ گھنگھریالے بال چوڑے سینہ والے تھے۔

اور آنے والے مسیح کا حلیہ یوں بیان فرمایا گیا ہے۔ قال عبد اللہ ذکر النبی صلے اللہ علیہ وسلم..... وارانی اللیلۃ عند الکعبۃ فی المنام فاذا رجلؑ ادم کاحسن ما یری من ادم الرجال تضرب لمتہ بین منکبیہ رجل الشعر یقطر راسہ ماءً واضعًا یدیہ علی منکبی رجلین وھو یطوف بالبیت فقلت من ھذا فقالوا المسیح الدجال (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۱ ط ۲۰۲۵)

ترجمہ۔ عبد اللہ نے کہا۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا..... کہ مجھے کعبہ کے پاس رات کے وقت خواب میں ایک گندم گوں شخص دکھایا گیا۔ اس کے بال کندھوں تک پہنچتے تھے۔ اور کنگھی کئے ہوئے بال تھے۔ اس کے سر سے پانی کے قطرے ٹپکتے تھے۔ دو آدمیوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔ اور وہ بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ مسیح ابن مریم ہے۔ پھر میں نے اس کے پیچھے ایک آدمی دیکھا جو گھنگھریالے چھوٹے بالوں والا تھا۔ دائیں آنکھ سے کانا تھا۔ اور ابن قطن سے وہ مشابہ تھا۔ ایک آدمی کے دونوں کندھوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔ اور بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے کہا یہ کون ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ مسیح الدجال ہے (بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۵۵ مطبوعہ مصر)

دیکھو جس عیسٰے کو معراج کی رات دیکھا گیا۔ وہ گھنگھریالے بالوں والا اور سُرخ رنگ کا ہے۔ اور جو مسیح دجال کے ساتھ دیکھا گیا۔ وہ گندمی رنگ سیدھے بالوں والا ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ سر سے پانی کے قطرے ٹپکتے ہیں۔ پس یہ مسیح محمدیؐ ہے۔ جو امتِ محمدیہ میں آنے والا ہے۔ دو شخصوں کا ایک نام تو ہو سکتا ہے۔ مگر دو حلیوں کا ایک آدمی نہیں ہو سکتا۔

یہ دوسرا حلیہ جو دجال کے ساتھ دیکھا گیا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملتا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ نے اس کی طرف توجہ بھی دلائی ہے۔ فرمایا ہے ؎

موعودم و بحلیۂ ماثور آمدم
حیف است گر بدیدہ نہ بینند مفخرم
رنگم چو گندم است و بمو فرق بین است
زاں سال کہ آمد است در اخبار سرورم
ایں مقدم نہ جائے شکوک است و التباس
سید جدا کند ز مسیحائے اخترم
اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسٰے کجا است تا نہد پا بہ منبرم

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۷ و ۱۵۸)

ترجمہ۔ میں مسیح موعود ہوں۔ اور میرا وہی حلیہ ہے جو حدیث میں مذکور ہے۔ افسوس ہوگا۔ اگر میرے حلیہ کو غور سے نہ دیکھیں۔ میرا رنگ گندمی ہے۔ اور بالوں میں بھی فرق ظاہر ہے۔ جیسا کہ میرے سردار حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں مذکور ہے۔ یہ میرا آنا شک اور شُبہ کا مقام نہیں ہے۔ کیونکہ سید یعنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے سُرخ رنگ والے مسیح سے جدا کر کے دکھایا ہے۔ یہ میں ہوں۔ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کے مطابق آیا ہوں۔ عیسٰے کہاں ہے جو میرے منبر پر پاؤں رکھ سکے

---

* فقالوا ھذا ابن مریم (ذراعہ) فقلت واضعًا یدیہ علی رجلین یطوف بالبیت فقلت من ھذا؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ بالا حدیث میں جو فرمایا ہے۔ کہ میں عیسٰے ابن مریم سے سب سے زیادہ تعلق رکھنے والا ہوں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں۔ جن کا حلیہ ان دونوں حادیث میں بیان شدہ حلیہ سے ملتا ہے لہذا اس بات کا ثبوت کہ یہ حدیث مسیح محمدی کے متعلق ہے۔ (۱) ایک تو حلیہ کا ملنا ہے (۲) حدیث میں فرمایا ہے انہٗ نازلٌ اور مسیح ناصری کی وفات قرآن شریف اور احادیث سے ثابت ہے۔ پس یہ نازل ہونے والا عیسٰے ابن مریم محمدی مسیح ہے۔

(۳) پھر اس مسیح کے کام جو حدیث میں بیان ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ظہور میں آ گئے۔ مثلاً کسرِ صلیب۔ یعنی صلیبی مذہب کے سہارے کو توڑ کے رکھ دیا۔ صلیبی مذہب کا سہارا دار و مدار کفارۂ مسیح پر تھا۔ یعنے حضرت مسیح نے صلیب پر جان دیدی تا دنیا کے گناہوں کا کفارہ ہو۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عقیدہ کا باطل ہونا ایسے طور پر ثابت کیا۔ کہ کوئی عیسائی اب اس مسئلہ کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے احمدیوں کے مقابل پر آنے کا حوصلہ نہیں کر سکتا۔ اور قتل خنزیر بھی کیا۔

(باقی آئندہ)

دیانندی مشن!

اسلام افضل ہے یا ویدک دھرم

(از فتح محمد صاحب شرما)

اخبار آریہ گزٹ لاہور ۶ فروری ۱۹۳۲ء کے صد ۹ پر کسی پنڈت واچسپتی جی۔ ایم۔ اے کا ایک مضمون بعنوان "کیا اسلام ویدک دھرم سے افضل ہے؟ ہرگز نہیں" میری نظر سے گذرا ہے۔ اس مضمون میں پنڈت جی نے اپنی جہالت اور عدم واقفیت کے وہ وہ جوہر دکھائے ہیں۔ کہ باید و شاید۔ میں حیران ہوں۔ کہ آریہ لوگ سچ مچ ویدک دھرم سے ناواقف ہیں۔ یا جان بوجھ کر مخلوق خدا کو دھوکہ دینا کار ثواب جانتے ہیں۔ خیر کچھ بھی ہو۔ ہر دو حالتوں میں آریہ سماج کے پنڈت اس سے بری الذمہ نہیں قرار دیئے جا سکتے۔ کہ آریہ سماج ویدک دھرم کو من گھڑت اصولوں کی طرف کھینچ تان کر لانے کی کوشش کر رہا ہے۔ جس کے باعث آریہ سماج کو قدم قدم پر ٹھوکر کھانی پڑتی ہے۔ کیونکہ مُردہ دھرم کو کوئی کہاں تک سہارا دے کر کھڑا رکھ سکتا ہے۔

اب میں یہ ثابت کرتا ہوں۔ کہ ہمارے پنڈت جی کس قدر غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔

کا کا لین۔ "الفضل نے اپنے ۲۱ جنوری کے پرچہ میں شیخ محمد یوسف صاحب کے لکچر کو درج کیا ہے۔ آج میں ان کے لکچر کی ذرا پڑتال کرنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا واقعی ان کا دعویٰ سچا ہے یا محض قیاس ناواقفیت یا غلط بیانیوں پر مبنی ہے۔ آپ کا سب سے پہلا دعویٰ ہے۔ کہ سب سے پہلی ہندوستان کو توحید کا سبق اسلام نے سکھایا۔ اور آپ فرماتے ہیں کہ ویدک دھرم میں تو قطعاً توحید پرستی نہیں۔ میں ویدسے ثابت کرتا ہوں۔ کہ ویدک دھرم میں اونچے درجے کی توحید کا اپدیش پایا جاتا ہے"

اس کے بعد آپ نے دو اتھروید کے منتر اور ایک رگوید کا منتر درج کیا ہے۔ جس میں یہ آتا ہے۔ کہ پرمیشور ایک ہے۔ (آریہ گزٹ)

احمدی شرما۔ میں یہ مانتا ہوں۔ کہ وید کے بعض منتروں میں یہ آتا ہے۔ کہ وہ ایک ہے۔ مگر میں دعویٰ سے کہتا ہوں۔ کہ آپ ہرگز ہرگز ویدوں میں خدا کو وحدہٗ لاشریک ثابت نہیں کر سکتے کیونکہ پرمیشور کو وحدہٗ لاشریک ماننے سے ویدک دھرم کا ناش ہو جاتا ہے۔ اگر آپ کے اندر یہ جرأت ہے۔ کہ آپ ویدوں سے یہ ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ پرمیشور اپنی ذات اور صفات کے لحاظ سے وحدہ لاشریک ہے۔ تو ثابت کر دکھائیں۔ دل ماشاد چشم ما روشن۔ پرمیشور کو وحدہ لاشریک ثابت کرنے سے آپ کا اواگون کا چکر ٹوٹ جائے گا۔ قدامت روح و مادہ کا خود بخود رد ہو جائے گا۔ وید ہرگز ہرگز خالص توحید کا علمبردار نہیں ہے۔ میں آپ کے لیکھ کی تردید آپ کے مایۂ ناز انیسویں صدی کے مہرشی دیانند جی کی ستیارتھ پرکاش سے دکھا دیتا ہوں۔ لو غور سے پڑھو۔ اور اپنی جہالت پر جتنا ماتم کرو۔ کم ہے۔

سوال۔ کیا پرکرتی کو پرمیشور نے پیدا نہیں کیا۔

جواب۔ نہیں وہ ازلی ہے۔ **سوال** ازلی کس کو کہتے ہیں۔ اور کتنی اشیاء ازلی ہیں۔

جواب۔ ایشور۔ جیو (روح) اور کائنات کی علت مادی۔ تین چیزیں ازلی ہیں۔ (یہ ویدک توحید کا نمونہ ہے۔ فتح محمد احمدی) **سوال**۔ اس کے متعلق کیا ثبوت ہے؟ **جواب**۔ رگوید منڈل ۱ سوکت ۱۶۴ منتر ۲۰ اور یجروید ۲۳۔۴۰۔۸

پرمیشور اور جیو دونوں کی ذی شعور اور ان کی پرورش کرنا وغیرہ صفات یکساں ہیں۔..... گویا قدیم اور ازلی ہیں۔ پرکرتی جیو اور پرمیشور تینوں غیر پیدا شدہ ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی ان کی کبھی پیدائش نہیں ہوتی۔ اور نہ کبھی پیدا ہوتے ہیں۔" (ستیارتھ پرکاش باب ۸ صفحہ ۳۱۶ و ۳۱۷)

پنڈت جی آپ ایم۔ اے ہیں۔ سنسکرت کے ودوان ہیں۔ پھر سمجھ نہیں آتی۔ کہ آپ کیوں خواہ مخواہ ایسی لچر اور بودی باتیں تحریر کر کے جگ ہنسائی کا سامان پیدا کرتے ہیں۔ آخر انسان ہو۔ کچھ تو سوچو۔ اور دیانند جی کے لیکھ اور اپنی تحریر کا موازنہ کرو۔ اور خوب پڑتال کرو۔ پھر آپ کو حقیقت کا پتہ لگ جائیگا۔ آپ کہتے ہیں۔ کہ وید یہ کہتا ہے۔ کہ خدا صرف اکیلا ہی دیوؤں کے نام دھارن کرنے والا ہے۔ اور ویدک توحید کا سبق سکھاتا ہے۔ لیکن دیانند صاحب یہ تحریر کرتے ہیں۔ کہ پرمیشور کو کسی نے پیدا نہیں کیا۔ روح کو کسی نے پیدا نہیں کیا۔ پرکرتی (مادہ) کو کسی نے پیدا نہیں کیا۔ پرمیشور ازلی ہے۔ جیو (روح) ازلی ہے پرکرتی (مادہ) ازلی ہے۔ پرمیشور ذی شعور ہے۔ روح ذی شعور ہے۔ پرمیشور پرورش کرتا ہے جیو (روح) پرورش کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ مہربانی کر کے یہ بتاویں۔ کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا؟ کیونکہ دیانند جی بھی اپنے پکش میں وید منتر پیش کرتے ہیں۔ اور آپ بھی اپنے پکش میں وید منتر پیش کرتے ہیں۔

اب میں آپ کو ویدک منتروں سے ویدک توحید کا نمونہ دکھاتا ہوں۔ کان کھول کر پڑھو۔ اور ہو سکے تو اس کا جواب دو۔" ہے جلو! میرے جسم میں اوشدھ بھرو۔ جو کوچ کا کام دے۔ اور میں ویرگ کال سوریہ کے درشن کروں۔"

(رگوید ۱۔ ۲۴۔ ۲۱)

"اندر کی بیوی سب کے دھارنے والی خزانوں کے رکھنے والی۔ ملکنے کا ورود، ستھان چھاتی میں سونا رکھنے والی۔ جگت کے آرام دینے والی دیشوانرا گنی کو دھارن کرتی ہوئی اندر کی پتنی ہمیں دھن میں رکھے۔" (اتھروید ۱۲۔ ۶)

اس منتر سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ اندر یعنی پرمیشور کی بیوی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ اب ایسا کمزور ہو گیا ہے۔ کہ دنیا کو پیدا کرنے کیلئے اب روح اور مادے کا محتاج ہے۔ یہ پرمیشور (خدا)۔ پرکرتی (مادہ)۔ کال (زمانہ) اور اکاش (خلا) اور جیو (روح) جو ازلی ہیں۔ اگر ان میں سے ایک بھی نہ ہو تو دنیا بھی پیدا نہ ہو۔" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۲۵ باب ۸)

اسی طرح دیانند جی یہ تحریر کرتے ہیں۔" ایشور کو تینوں زمانوں کا جاننے والا کہنا پرلے درجہ کی جہالت ہے۔" (ستیارتھ پرکاش باب صفحہ ۲۹۶) افسوس ہے پرمیشور اگر علیم کل ہوتا۔ تو یقیناً دیانند جی مہاراج سے گذشتہ ابرک یا پارے کی گولی ضرور مستعار لے لیتا۔ تاکہ جو کمزوری اس میں آگئی تھی۔ وہ دور ہو جاتی۔ اور دنیا کو پیدا کرنے کے لئے کسی کی غلامی اختیار نہ کرتا۔ اے آریو تم کو اسی پرمیشور پر ناز ہے۔ فتدبروا۔

یہ ہے بھومی جب میں لیٹا ہوا۔ وہاں بایاں پاسا (پہلو) پلٹتا ہوں۔ اور نیچے پڑی تجھ پر اپنی پیٹھ کی ہڈیوں سے سیدھے اوپر لیٹتے ہیں ان سب روپوں میں ہے بھومی ہمیں ہانی نہ پہونچے۔ ہے ہر ایک وستو کے نیچے لیٹی ہوئی۔" (اتھروید ۱۲۔ ۳۴)

"جن میں راجا ورن ہے۔ جن میں سوم ہے جن میں سارے دیوتا امرت رس کا انند لوٹتے ہیں جن میں وشوں نرا گنی پرویشٹ ہے۔ وہ دیو یہ جل مجھے یہاں مدد دیں۔" (رگوید ۷۔ ۴۹۔ ۴)

"ہے اگنی تو اور اندر ہماری اس ہوی کو پیار کرو۔" (اتھروکانڈا سوکت ۷، منتر ۳)

"ہے دھات دسویں مہینے اُتپن ہونے کے لئے اس ناری کی گربھ ناڑیوں میں سریشٹ روپ سے پورش پتر کو ستھاپن کر۔" (اتھرو ۵۔ ۲۵۔ ۱۰) وغیرہ وغیرہ۔ ویدوں سے ہی ہندوؤں میں عناصر پرستی آئی ہے۔ جس کا ثبوت میں عرض کر چکا ہوں۔ اگر پنڈت جی نے اب بھی خامہ فرسائی کی۔ تو میں ان کی اور بھی سیوا کر دوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

کاکا کالین۔ دوسری وشیشتا جو اسلام میں بتائی ہے۔ وہ ہے دھرم میں داخلے کی۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ کیا ویدک دھرم میں دوسرے لوگوں کو شامل کرنے کی اجازت ہے یا نہیں۔ چوتھی وشیشتا آپ تبلیغ کی بتاتے ہیں۔ یہ بات کوئی امتیاز نمبر ۲ سے الگ نہیں ہے۔ کہ یہ بات صرف اسلام میں ہی ہے۔ اور ویدک دھرمیوں میں اگر کوئی گیا بھی تو غذب نہیں ہو سکا۔ اس کا جواب تو اوپر آ چکا ہے۔ میں پھر اشارہ کئے دیتا ہوں۔ میں نے بودھوں کو ویدک دھرمیوں سے ملتا بتایا ہوں۔" وغیرہ (آریہ گزٹ)

احمدی شرما۔ یا نشاد اور ناگ وغیرہ وغیرہ جانیاں تو اصل آریہ ہی تھیں۔ ملاحظہ ہو لیکھ شری یت پنڈت بھگت رام جی آریہ اپدیشک آریہ ویر ۳۰ دسمبر سنہ ۱۹۳۱ء اگر بدھ آریہ نہیں تھے۔ تو جب پچھلی مردم شماری میں ان کو ہندوؤں سے الگ کرنے کی تجویز کی گئی تھی۔ تو تم لوگ کیوں دیوانے ہو کر شور مچانے لگ گئے تھے۔ کہ ہندو جاتی کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہندوؤں کو تباہ و برباد کرنے کے لئے کوشش ہو رہی ہے۔ سچ ہے بے اصولے آدمیوں کے گھر میں بھی نہیں بنتی۔ اے نادان پنڈت پہلے اپنے گھر میں تو پنٹ لو پھر احمدیوں کے منہ آنا۔

اب رہا یہ سوال کہ ویدک دھرم میں تبلیغ کی اجازت ہے۔ یا نہیں۔ تو میں بتا دیتا ہوں۔ کہ ویدک دھرم میں تبلیغ کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملاحظہ ہو "نیوادے آریم نام دسیوے"
(رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۹۹ منتر ۳)
یعنی میں وہ پرمیشور ہوں۔ جو نہیں دیتا ہوں۔ آریہ نام اناریہ کو۔ منتر کے الفاظ اتنے صاف ہیں۔ کہ جن کے کوئی دوسرے معنی نہیں ہو سکتے اور نہ کوئی وید کا جاننے والا دوسرے کوئی معنے کریگا۔ حوصلہ کر سکتا ہے۔ جب وید بھگوان اناریہ کو آریہ نام نہیں دیتا۔ یا یوں کہو کہ غیر آریہ کو آریہ نام دینے کی سخت ممانعت کرتا ہے۔ تب ویدک دھرم میں تبلیغ کا کہاں حکم رہ گیا۔

آریوں کا یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ پرمیشور نے ویدوں کو شروع دنیا میں نازل کیا تھا۔ اور شروع دنیا میں کیا مختلف خیالات اور مختلف جاتیاں تھیں۔ اس کا جواب نفی میں ہے۔ کیوں کہ دیانند جی فرماتے ہیں۔ کہ "انسانی پیدائش کے وقت صرف ایک منش جاتی ہی تھی" (اپدیش منجری ویاکھیاں ۸ صفحہ ۱۰۳) اب معاملہ بالکل صاف ہے۔ جب شروع دنیا میں صرف آریہ ہی تھے۔ جن کو وید دیا گیا تھا۔ اور وہ ویدوں پر چلتے تھے۔ اور پھر کب تک ویدوں پر چلتے رہے؟ سو عرض ہے "ابتدائے آفرینش سے لیکر مہابھارت کے زمانہ تک ان کی (وید) ہدایت پر عمل ہوتا رہا" (رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱۳۱ دیباچہ)

تو پھر آریوں کو یہ کہنا کہ آریوں کو آریہ بناؤ ایک لغو اور فضول فعل نہیں تو اور کیا ہے؟ ہمیشہ جی یہ کان کھول کر سن لو۔ کہ تبلیغی دھرم کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ جس وقت وہ ظاہر ہو اسوقت اس کے مخالف خیالات والے لوگ موجود ہوں۔ جن کو وہ تبلیغ کر سکے۔ پس آپ کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ ویدک دھرم کو اگر تبلیغی دھرم ثابت کرنا ہے۔ تو قدامت وید کے مسئلے کو طاق نسیان پر رکھدو۔ ردی کی ٹوکری میں پھینکدو۔ یا حرف غلط کی طرح مٹا دو۔

من نہ گویم کہ ایں مگن آں کن مصلحت بین و کار آساں کن

یہ خوب یاد رکھو۔ کہ جس طرح روشنی اور اندھیرا ایک ہی وقت میں نہیں رہ سکتے۔ اسی طرح قدامت وید اور تبلیغ دھرم کا مسئلہ اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ اگر ویدک دھرم کو تبلیغی دھرم ثابت کرنا چاہتے ہو۔ تو قدامت وید کے مسئلے کو چھوڑ دو۔ یا اگر قدامت وید کو قائم رکھنا چاہتے ہو۔ تو تبلیغی مسئلے کو تیاگ دو۔

کاکا مین "تیسری وشیشتا آپ

(ایڈیٹر نور) بتاتے ہیں۔ کہ اسلامی نماز ادا کرنا آسان ہے۔ اس لئے اسلام افضل ہے۔ اگر یہی بات ہے تو میں ایسے فرقے بتا دیتا ہوں۔ جن کی عبادت اسلامی نماز سے کئی گنا زیادہ آسان ہے۔ پران میں کہا ہے۔ جو سینکڑوں یوجنوں سے گنگا گنگا اس پرکار کہدے وہ سب پاپوں سے چھوٹ جاتا ہے۔ اور سورگ کو جاتا ہے۔ میں اپنے تجربہ سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ ہون پر ۸/۳ روپے ماسک سے زیادہ خرچ نہیں آتا" (آریہ گزٹ)

احمدی شرما۔ افسوس ہے۔ کہ ہمیشہ جی باوجود ایم۔ اے ہونے کے ایک صاف اور سیدھی سادھی بات بھی سمجھنے سے قاصر ہیں۔ نماز کا مطلب یہ ہے۔ کہ نماز بلحاظ اپنے فوائد اور آسانی دیگر تمام مذاہب کی عبادات سے افضل ہے ہم میں آج بھی ایسے وجود موجود ہیں۔ جو یہ تجربہ رکھتے ہیں کہ نماز سے ہی ہم نے خدا کو پالیا۔ خدا ہماری آواز سنتا ہے۔ اور اس کا جواب دیتا ہے۔ پران کی عبادت کو آپ خود بھی غلط جانتے ہیں۔ اور دیانند جی نے اس کا ستیارتھ پرکاش میں خوب کھنڈن کیا ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ کا یہ کہنا ثابت کرتا ہے۔ کہ اس وقت آپ کا دماغ ٹھکانے سے ہٹ گیا ہوا ہے۔ اگر آپ کو اپنے ہون اور سندھیا پر کامل یقین ہے۔ کہ خدا اس سے خوش ہوتا ہے۔ تو آؤ تجربہ کر کے دیکھ لو۔ کہ پرمیشور کے نزدیک نماز افضل ہے یا سندھیا۔ اور یہ فیصلہ بذریعہ مباہلہ خدا سے کرالو۔ تو پتہ لگ جائے گا۔ اگر آپ نے یہ طریق منظور کر لیا۔ تو یقیناً ایک دفعہ پھر خدا کا کھلا کھلا فیصلہ ظاہر ہو گا۔ (باقی دارد)

مراسلت!

بودے یا بودی یا کیس

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے ۲۹ مئی کے خطبہ میں فرمایا۔

"ابھی تو سر پر بودے رکھنا اور ڈاڑھیاں منڈوانا اور مونچھیں بڑھانا اور نکٹائیاں لگانا اور پتلونیں پہننا اور سگرٹ نوشی کرنا اور حقہ پینا یہی باتیں ہماری توجہ کو کھینچے ہوئے ہیں۔ حالانکہ وہ تغیر جو اسلامی تمدن عالم میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ وہ تغیر جس کے ماتحت اسلام دنیا کو ایک سطح پر لانا چاہتا ہے۔ وہ تغیر جس کے ماتحت امیر اور غریب کا فرق اور حکومت اور رعایا کا امتیاز مٹ جاتا ہے۔ اس کے لئے بہت بڑی بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے"

ان الفاظ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اپنا یہ عزم ظاہر کرتے ہیں۔ کہ سر پر بودے رکھنے کی عادت کو مٹا دیا جائے۔ ڈاڑھیاں منڈوانے اور مونچھیں بڑھانا یہ مومنوں کا شیوہ نہیں ہے غرضیکہ یہ تمام مندرجہ بالا ناپسندیدہ امور ہیں اسلام میں۔ اور اس لئے ناپسندیدہ ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی نظروں میں۔ اور اسی طرح سے ہر احمدی کو ان سے نفرت ہونی چاہیئے۔

ہر ایک قوم چاہتی ہے۔ کہ دنیا میں ترقی حاصل کرے۔ اسی کا متمدن لباس و رہائش کے طریقے دنیا میں رائج ہوں۔ اور اس طرح اس کی فوقیت ظاہر ہو۔ اسی لئے ہر ایک قوم اپنے اپنے لباس و رہائش وغیرہ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طریقوں کو دوسروں سے جُدا رکھنے کی کوشش کی ہے۔ مثلاً ہندوؤں میں بودی۔ سکھوں میں کیس۔ عیسائیوں میں بودے اب میں تمام ان احباب کی توجہ کو جو بودوں (انگریزی بالوں) کو پسند کرتے ہوں۔ اس طرف پھیرتا ہوں۔ کہ اگر بودی رکھنی یعنی صرف ۲۰ یا ۵۰ بالوں کا ایک خاص شکل میں سر پر رکھنا ایک شخص کے ہندو ہونے پر دلالت کرتا ہے یا کر سکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہزاروں بالوں کا بودے کی شکل میں رکھنا اُسکے عیسائی ہونے پر دلالت نہ کرے یا نہ کر سکے۔ اور اسی طرح سے اگر ایک مسلمان نکٹائی پتلون ہیٹ وغیرہ پہنتا ہے تو وہ اِس بات کا اپنے عمل سے اعلان کرتا پھرتا ہے۔ کہ اسلامی لباس قابل نفرت حقیر ہے۔ اور انگریزی لباس ہی قابل عزت و قابل فخر ہے۔ اور اگر تمام ملک کے مسلمان انگریزی لباس کو پسند کر کے پہننے لگیں۔ تو آہستہ آہستہ وہ اسلامی لباس کو حقارت و نفرت سے دیکھنے لگیں گے۔ اور پھر آہستہ آہستہ دوسرے اسلامی احکام پر ہاتھ صاف کرنے لگیں گے۔ چھوٹی چھوٹی باتیں دنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا کر دیتی ہیں۔ کل کو اگر عورتیں کہنے لگیں۔ کہ دیکھو تو بالوں کے کٹوانے اور رکھانے میں رکھا ہی کیا ہے۔ اس کا اسلام سے تعلق ہی کیا ہے۔ مرد انگریزی بال رکھتے ہیں۔ اور اس میں کوئی ہرج نہیں۔ بلکہ قابل عزت و فخر و خوبصورتی کو بڑھانے والے سمجھا جاتا ہے تو بھلا ہم کیوں نہ انگریزی بال کٹوالیں۔ تو اب آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ یہ معاملہ کہاں تک پہنچکر اور کس طرح سے اسلامی تمدن کو دنیا سے مٹا کر عیسائی تمدن کو دنیا میں قائم کرنے کا موجب ہو سکتا ہے۔ اِس لئے ہر ایک وہ شخص جو چاہتا ہے۔ کہ دنیا میں اسلام قائم ہو۔ اسی کا تمدن لباس وغیرہ قائم ہو۔ تو اس کو چاہیئے۔ کہ سر پر بودے رکھنے۔ ڈاڑھی منڈوانے مونچھ بڑھانے اور رگڑ دانے اور نکٹائیاں لگانے۔ سگرٹ نوشی کا دشمن بن جائے۔ ان کو قابل نفرت سمجھے۔ اور اسلامی لباس کو ہی اختیار کرے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرماوے کہ ہمارے ذریعہ سے اسلامی لباس اسلامی تمدن دنیا میں قائم ہو۔ آمین ثم آمین

(خاکسار۔ عطاء اللہ احمدی سب پوسٹ ماسٹر پاٹویوں۔ ضلع تھرپارکر سندھ)

غیر مبائعین اور غیر از جماعت

آج سے چند ماہ قبل غیر مبائعین پر کسی غیر احمدی کی طرف سے یہ اعتراض کیا گیا تھا۔ کہ جب آپ لوگ اس بات کا اعلان کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کا نام احمدؐ نہیں۔ بلکہ آنحضرتؐ کا نام ہے۔ تو پھر آپ باقی مسلمانوں کو غیر احمدی کیوں کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ سب بھی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی جماعت ہیں۔ اور حضور کو ہی ماننے والے ہیں۔ پس اگر احمدؐ آنحضرت صلعم کا نام ہے۔ تو باقی مسلمان بھی احمدی ہیں۔ آپ کو انہیں غیر احمدی کہنے کا کوئی حق نہیں۔ اور اگر احمدؐ حضرت مسیح موعودؑ کا نام ہے۔ تو پھر بے شک آپ کو حق ہے۔ کہ آپ احمدی کہلائیں۔ اور جو آپ کو نہیں مانتے ان کو غیر احمدی کہیں۔

غیر مبائعین کی نئی اصطلاح

اس نہایت ہی معقول اعتراض پر غیر مبائعین کی طرف سے پیغام صلح میں یہ اعلان کیا گیا۔ کہ فی الواقعہ یہ اعتراض درست ہے۔ جب آنحضرت صلعم احمدؐ ہیں۔ تو پھر ہمیں ہی صرف احمدی کہلانے کا حق نہیں۔ اور باقی مسلمانوں کو غیر احمدی کا خطاب دینے کی ہمارے پاس کوئی وجہ نہیں۔ لہذا ہمیں اس بارہ میں مشورہ کی ضرورت ہے۔ مشورہ کرنے کے بعد اس نام کو تبدیل کیا جائے گا۔ آخر قرار پایا کہ ہم تو احمدی ہی کہلائیں۔ لیکن باقی مسلمانوں کو بجائے غیر احمدی لکھنے اور کہنے کے "غیر از جماعت" کہا اور لکھا جایا کرے گا۔ چنانچہ اس کے بعد اب غیر احمدیوں کو پیغام صلح میں "غیر از جماعت" لکھا جاتا ہے۔

اصطلاح غیر از جماعت پر سوال

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جب غیر مبائعین نے یہ تسلیم کر لیا۔ کہ سب مسلمان جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے قائل ہیں۔ اور آپ پر ایمان لائے ہیں۔ سب احمدی ہیں۔ تو پھر جہاں غیر مبائعین نے غیر احمدیوں کیلئے لفظ غیر از جماعت تجویز کیا۔ تو ساتھ ہی انکو یہ بھی اعلان کرنا چاہیئے۔ کہ صرف ہم ہی احمدی نہیں۔ اور ہماری جماعت ہی جماعت احمدیہ نہیں۔ بلکہ تمام دنیا کے مسلمان احمدی ہیں۔ اور تمام دنیا کی مسلمان جماعتیں احمدی جماعتیں ہیں اور آج تک جو ہم آپ کو غیر احمدی یا دوسرے لفظوں میں غیر مسلم یعنی کافر کافر کہتے رہے۔ یہ ایک ہماری بڑی غلطی تھی۔ جس کے لئے ہم آپ سے معافی کے خواستگار ہیں۔ مگر یہ سب احباب جانتے ہیں۔ کہ ایسا کوئی اعلان آج تک غیر مبائعین کی طرف سے نہیں کیا گیا۔ اور نہ ہو گا

"اخبار فاروق" کی اشاعت کو بڑھانا احمدی کا فرض ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لفظ جماعت اور غیر مبائعین

اور اگر لفظ جماعت پر بھی غور کیا جائے۔ تو غیر مبائعین بھی جماعت کہلانے کے مستحق نہیں کیونکہ جماعت اس گروہ کو کہتے ہیں۔ جس کا کوئی واجب الاطاعت امام ہو۔ اور غیر مبائعین کا کوئی امام نہیں مولوی محمد علی صاحب تو صرف انجمن کے پریذیڈنٹ ہیں۔ امام نہیں۔ (چونکہ غیر مبائعین خلافت سے انکار کر بیٹھے اس لئے غیر مبائعین اس لحاظ سے بھی اور خلیفہ برحق سیدنا محمود کے موجود ہونے کی وجہ سے بھی ارشاد نبوی جو بعد میں خلافت کا دعویٰ کرے فاقتلوا الآخر مولوی صاحب کو خلیفہ تو بنا نہیں سکتے تھے۔ اس لئے امیر کا لفظ اس کے قائم مقام وضع کیا۔ مگر مولوی صاحب امیر بھی نہیں۔ بلکہ یہ لفظ ان کے نزدیک پریذیڈنٹ کے قائم مقام ہے) اور دیگر غیر مبائعین میں سے بھی کوئی امام نہیں۔ پس غیر مبائعین تو ایک انجمن کے ممبر ہیں۔ جس کا نام انہوں نے اشاعت اسلام رکھا ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب اس کے پریذیڈنٹ

پس غیر مبائعین جب خود جماعت نہیں۔ تو دوسرے لوگوں کو انہیں غیر از جماعت کہنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔

غیر ممبر انجمن اشاعت اسلام لاہور

ہاں غیر مبائعین باقی مسلمانوں کے لئے یہ اصطلاح تو وضع کر سکتے ہیں۔ کہ غیر ممبر انجمن اشاعت اسلام لاہور۔ کیونکہ باقی مسلمان اس کے ممبر نہیں۔ مگر یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ غیر از جماعت۔ جیسا کہ اوپر میں واضح کر چکا ہوں۔

پس یہ غیر مبائعین کی طرف سے ایک دھوکہ ہے۔ جو غیر احمدیوں کو دیا گیا ہے۔ اور محض اس لئے کہ لوگوں سے چندہ حاصل کیا جائے۔ اور اگر یہ فی الواقعہ دھوکہ نہیں۔ تو غیر مبائعین کو چاہیئے کہ وہ مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر اپنے لئے کوئی دوسرا نام تجویز کریں۔ یا پھر ان کو یہ اعلان کرنا پڑے گا۔ اور اگر نہیں بھی کریں گے۔ تب بھی عقلمند خود بخود سمجھ لیں گے۔ کہ غیر مبائعین اسی لئے اپنے لئے احمدی اور اپنی انجمن کے لئے احمدیہ انجمن کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام احمدؐ تھا۔ اور آپ کی نسبت سے آپ کے متبعین احمدی اور ایک مامور کی جماعت ہونے کے لحاظ سے احمدیہ جماعت کہلاتے ہیں ؛ (خاکسار چوہدری محمد شریف مولوی فاضل)

مسوڑوں کا خون زہریلا سانپ ہے

پائریا کی بیماری کی ابتداء مسوڑوں کے خون سے شروع ہوتی ہے۔ مسوڑوں میں ورم ہو جاتا ہے۔ پیپ پڑ جاتی ہے۔ دانتوں کی جڑیں کمزور ہو جاتی ہیں دانت عمر سے پہلے منہ سے گر جاتے ہیں۔ تمام جسم کی خوبصورتی جاتی رہتی ہے۔ انسان سینکڑوں امراض کا شکار بنا رہتا ہے۔ قوت ہاضمہ کمزور۔ قوت مردانہ میں کمی آجاتی ہے۔ اس موذی مرض کو رفع کرنے کے لئے پائیرس پوڈر نمبر ۱ جو چالیس ادویات کا مرکب ہے۔ پائیرس پوڈر نمبر ۲ جو کشتہ شدہ ادویات کا مرکب ہے۔ پائیرس لوشن جو مسوڑوں کو مضبوط کرنے اور تمام فاضلہ رطوبتوں کو ہازف کرنے پائیریا کے جراثیم کو ہلاک کرنے میں اکسیر ہے استعمال کریں ہر سہ کی مجموعی قیمت عہ ہے۔

نوٹ۔ دائمی زکام۔ کھانسی۔ نزلہ سینہ کمزوری کی دوائی بلا قیمت دی جاتی ہے۔ صرف وی پی کا خرچ ۴ یا ۵ رہ گا۔ ۲۱ روز کے لئے دوائی روانہ کر دی جاوے گی۔

خاکسار

(فقیر احمد خان احمدی حکیم حاذق ماہر امراض زنداں جالندھر چھاؤنی پنجاب)

بیاض نورالدین

وہ صحیح اور اصلی نسخہ جو حضرت قبلہ مولوی حکیم نورالدین صاحب نے اپنی زندگی میں اپنی زبان سے مجھے لکھوایا۔ اور اپنے قلم سے اس کو صحیح کیا۔ اور خاکسار نے اس کو تکمیل کو پہنچایا۔ مکمل ہر دو حصہ قیمت پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک ؛ اس کے علاوہ

کشتہ طلاء جسمانی کمزوریوں کے لئے تیر بہدف۔

سرمہ نورالعین آنکھوں کے لئے بے نظیر چیز ہے ہر مرض۔ ہر موسم۔ ہر حالت میں دونوں چیزیں لاجواب ہیں۔

بندہ کے متعلق حضرت حکیم الامت کی رائے } میں تصدیق کرتا ہوں کہ فضل الرحمٰن میرے تجارب سے واقف اور خوب واقف ہے بعض خطرناک بیماریوں۔ دق۔ سل۔ نفس الدم میں اس نے بڑی جانفشانی سے علاج کیا اور کامیاب ہوا۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ اگر یہ تقویٰ سے کام لے گا تو اس کو خود بھی اور لوگوں کو نفع پہنچے گا۔ الٰہی میرا یہ گمان سچا ہو۔ (نورالدین) رضؓ

خاکسار

فضل الرحمٰن مفتی۔ قادیان دارالامان۔ گورداسپور

وی پی واپس کرنے والے دوست } براہ مہربانی اپنا اپنا واجب الادا چندہ مع خرچ وی پی واپس خریدہ بذریعہ منی آرڈر یا اپنی جماعت کے چندہ کے ساتھ معرفت ناظر صاحب بیت المال ارسال فرما کر ثواب حاصل کریں۔ ورنہ ۲۸ جون کا پرچہ پھر کاپی ہو گا۔ جس پر مزید ۳ علاوہ سابقہ محصول واپس شدہ کے صرف ہونگے ؛ (مینجر)